منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہو محتاج نجاتم
باخاتم و محراندہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل تجیل
گویاں صفت دیبرت مبرور محمدؐ

نمبر ۴ | مطبوعہ ۵ صفر المظفر ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۸ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے۔

قبول اسلام

جناب منشی میر حسین علی صاحب انسپکٹر ناگپور سے تحریر فرماتے ہین "شہر ناگپور بہو نیا دروازہ کی محلہ مین دو عورت اور ایک مرد قوم ہنود سے مشرف باسلام ہوی عورتون کا نام بہیمی اور رہتی تہا اسلامی نام فاطمہ اور رہتی رکہا گیا اور مرد کا نام ہنگو تہا اسلامی نام حسن خان رکہا گیا فاطمہ کا نکاح مرزا جیون بیگ سے کیا گیا اور ہنگو کا شکور محمد سقا سے ہو گیا فللہ الحمد والمنہ۔

عیسائیون کے کتابین اور رسالے

اسلام کے رد مین

(بقیہ)

ضیاء الکنورین

جواب رسالہ پادری تہاکرداس

پادری تہاکرداس اپنے رسالہ سیرت المسیح والمحمدین لکہتے ہین قولہ محمد عملاً گناہگار تہا قرآن سے ثابت ہے (سورہ محمد آیت ۷) اور پایا تجہ کو بہٹکتا پھر راہ سجہائی۔ یہ گناہگاری کی بڑی بہاری ظلامت ہے اور اس مین محمد کی پہلی حالت کا حوالہ ہے پھر سورہ نصر کی آیت ۳ یعنے آخری آیت یون کہتی ہے اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیان اور گناہ بخشوا اپنے اس سے تحقیق وہ ہے معاف کرنیوالا اس مین گناہ اور گناہگاری اور گناہ بخشنے والا تینون مصرح ہین سورہ فتح کی پہلی دو آیتین یون ہین ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلا تاکہ معاف کرے تجہ کو اللہ جو آگے ہوے تیرے گناہ اور پچھے تجہپر احسان اپنا اور چلاوے تجہ کو راہ سیدہی۔ یہان پھر محمد کی پہلی گمراہی اور گناہگاری کی نسبت صاف مذکور ہے اور ان سے معاف کرنے کے لئے اللہ طیار ہے یہہ تو اور انسان گناہگارون کی حالت کی ہے

مسیح سے اوسکو کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔
سورۂ محمد رکوع ۲ آیت ۲۱۔ اور معافی مانگ اپنے گناہ
کے واسطے اور ایمان دار مردون اور عورتون کے
لئے یہان سے امت اور پیشوا دونون یکسان گناہگار
ثابت ہین اسی طرح سورۂ مومن رکوع ۶ اور سورۂ
توبہ رکوع ۱۴ مین پڑھتے ہین الخ۔ اسکا جواب رسالۂ
معنون بعنوان ہین جو اس رسالہ نہاکر داس کا رد ہے
یون دیا گیا ہے۔

جواب حضرات انبیا علیہم السلام کی گناہگاری تمہاری
گناہگاری کے مانند نہین ہوتی جیسے ہر شخص جب چاہے
ثابت کر دے اور مغفرت مانگنے کا حکم انہین اس لئے
نہین دیا جاتا کہ وہ عامہ خلایق کے طرح گناہگار ہین بلکہ
یہ حکم اسواسطے دیا جاتا ہے تا عامہ خلایق کو اپنی حالت
گناہگاری سے اگاہی ہو اور سمجھین کہ جب انبیاء
علیہم السلام خدا سے حضور بخشش مانگنے کے حاجتمند ہین
تو ہم کو زیادہ تر اس کے واسطے فکرمند ہونا چاہئے۔
اور یہ جو پادری صاحب فرماتے ہین کہ تاکہ تم جانو کہ ابن
آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے الخ (یعنے
گناہ معاف کرنے پر مسیح کو بے گناہی کی دلیل قرار دیتے
ہین یہ ہرگز دلیل بے گناہی کی نہین ہو سکتی کیون کہ
حضرت مسیح نے یہی حواریون سے یہی فرمایا تہا کہ
جن کے گناہ تم معاف کرو ان کے گناہ معاف کئے
جاتے ہین (یوحنا ۲۰ باب ۲۳) حالانکہ حضرات حواریون
کو مسیحی علماء بالاتفاق بے گناہ نہین سمجھتے ہین کہ وہ بیگناہ تہے
پس جبکہ ان کا زمین پر گناہ معاف کرنا علامت بیگناہی

نہین ہو سکتی بیش ازین نیست کہ وہ حواریون سے برابر
گناہگار نہ تہے اسی طرح حضرت پیغمبر اسلام نے اپنے اصحاب
سے فرمایا تہا کہ من اشتہم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن
اشتہم علیہ شرا وجبت لہ النار (مسلم) یعنے صحیح مسلم مین
حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ جسکو تم نے بہلا کہا اوسکو
بہشت واجب ہوی اور جسکو تم نے برا کہا اوس کو
دوزخ واجب ہوی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح
بخاری مین بہی ہے پس اس فضیلت مین بہی حضرت عیسیٰ
کو کچہ خصوصیت نہی لیکن اسی پر حصر نہین ہے بلکہ حضرت
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل یعنے میری امت کے علما بنی اسرائیل
کے انبیا کے مانند ہین اور چونکہ حضرت عیسیٰ انبیاء بنی
اسرائیل مین سے تہے جو کہ علماء امت محمدی کے برابر
ثابت ہوے اب یہان سے اس مصرعہ کا مطلب جو پادری
صاحب نے لکہا ہے سمجہ لینا چاہئے کہ چہ نسبت خاک را با عالم
پاک۔ باقی آیندہ۔

ابطال کفارہ

پادری صاحب کی خاص تعلیم عام لوگون کے لئے یہی ہے کہ
مسیح کو خدا و مطلق خدا سے انسانیت اختیار کرکے اس
جہان مین آیا اور سب عیسائیون کے گناہون کے کفارہ
مین اوس نے اپنی جان دی عبرانیون کا ۹ باب ۲۲ و
۲۶ کیونکہ شریعت مین لکہا ہے کہ انسان کے خون کا بدلا
انسان ہی سے لیا جاویگا پیدایش ۹ باب ۶ اس سبب سے

بیج کو انسانون کے گناہون کے واسطے انسانیت اختیار کرنی
اور جان دینی پڑی فقط اس کے لئے یہ بات دانشمند
کے سمجھنے کو کافی ہے کہ حضرت عیسیٰ بموجب عقیدہ عیسائی
صلیب پانے کے بعد جب جی اوٹھے تو وہی انسانیت
باقی تھی جو کہ صلیب پانے سے پیشتر تھی اور اسی انسانیت
سے آسمان پر گئے کیونکہ اگر بعد مصلوبی کے وہ انسانیت
حضرت عیسیٰ میں باقی نہ رہی ہوتی تو پھر جی اوٹھنے کا
ثبوت کیا تھا یون تو جو شخص مرتا ہے ہر ایک کی روح
آسمان پر جاتی ہے مگر فضیلت یہ تھی کہ حضرت الیاس اور
حضرت ادریس یعنے جنوک کی طرح انسانی جسم کے ساتھ
آسمان پر حضرت عیسیٰ بھی اٹھائے گئے اس سے ظاہر ہے
کہ قصہ صلیب کو حضرت عیسیٰ سے کچھ علاقہ نہین ہے اگر حضرت
عیسیٰ نے صلیب پائی ہوتی تو پھر انسانیت کے ساتھ
آسمان پر جانے کی کیا ضرورت تھی اور جی اوٹھنا بھی
کیا ضرور تھا حضرت عیسیٰ کی روح تو یون بھی آسمان
پر جاتی چونکہ حضرت عیسیٰ نے عیسائی عقیدہ کے بموجب
انسان کے گناہون کے فدیہ مین اپنی جان دی
افسیون کا ۵ باب ۲ ا تو جو چیز فدیہ مین دیجائے اسے
پھر لوٹا اور پھیر نہین لیتے ہین یا جو بکرہ قربان کیا جاتا
ہے اسے پھر چراگاہ مین چرتا ہوا نہین پاتے پس حضرت
عیسیٰ کو بھی صلیب پانے کے بعد پھر انسانیت کے ساتھ
جی اوٹھنا لازم نہ تھا تاکہ قربانی اور فدیہ مقبول ہو۔
اس سے ثابت ہوا کہ یہ باتین جو پادری صاحب سمجھاتے
پھرتے ہین محض وہم کہ ہیں دوسرے یہ کہ اگر بحیثیت الوہیت
حضرت عیسیٰ مصلوب ہوئے تھے یعنے برہ بیداغ کی مانند حضرت
عیسیٰ بیگناہی کی حالت مین قربان ہوئے اسواسطے کہ عقیدہ
نصاریٰ حضرت عیسیٰ مین الوہیت وانسانیت کامل طور
پر تھی اور کوئی انسان خواہ نبی ہو خواہ غیر نبی نصاریٰ
کے عقیدہ مین بے گناہ نہین اور اگر حضرت عیسیٰ مین محض
انسانیت ہوتی تو دوسرے انسانون کے طرح بیگناہ نہ ہوتے
اور وجہ بیگناہی حضرت عیسیٰ ان کی خدائی ہے پس اس
حالت مین روئے زمین پر کوئی انسان بے گناہ نہین
(رومیون کا ۳ باب ۱۰ و ۱۲) اور حضرت عیسیٰ خدا ہونے
کے سبب بیگناہی کی حالت مین قربان ہوئے پس ثابت
ہوا کہ نعوذ باللہ خدا مصلوب ہوا کیونکہ یہی وجہ بیگناہی
حضرت عیسیٰ کی تھی اور یہ عقیدۂ مصلوبی حقتعالیٰ صریحاً
کفر ہے اور رہنے جانا کہ حضرت عیسیٰ نہ بحیثیت الوہیت
مصلوب ہوئے نہ بحیثیت انسانیت۔ آیہ ما قتلوہ وما
صلبوہ کے وجہ سے یہ قصہ محتاج تفسیر کا نہین۔ نصرت

فضایل تعلیمات اسلام

حق تعالیٰ فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنے آج مین پورا دے چکا
تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تمپر مین نے احسان اپنا اور
پسند کیا مین نے تمہارے واسطے دین مسلمانی۔
(فائدہ رکوع ۱) خدا کی مخلوق مین جس جس مذہب کے
لوگ پابند ہین ہر مذہب والے یہی سمجھتے ہین کہ فقط
ہمارا مذہب سچا ہے حالانکہ ان سب مین کوئی ایک ہی
مذہب سچا ہوگا اور اس سچے مذہب کی پہچان ہر نادان
مین نہین ہوسکتی اور تعلیم اسلام سے معلوم ہوسکتی

ہین مثلاً مذہب اسلام اس مذہب کے لوگ ہر وقت خدا کی
یاد کرنے کے دعوے ہین اور سب مذہبون کے لوگون
کے مانند ہین مگر باوجود ہر وقت یاد الٰہی کے پانچوقت
بطرز خاص خدا کو یاد کرتے ہین اور مذہب والے مسلمانون
کے مانند نہین ہین یعنے اور مذہبون کے بعضے لوگ اگر
دو دا دمی یاد الٰہی سے غفلت کرین تو ممکن ہے کہ ہمیشہ
غافل ہی رہین اور مسلمانون مین بعضے لوگ اگر دو
آدمی یاد الٰہی سے غفلت کرین تب بھی ہر روز پانچ
وقت کی نماز مین خدا کو یاد کرنے سے غافل نہین رہسکتے
ہین کیونکہ یہ مسلمانون مین فرض ہے نہ یہ کہ کسی اور
مذہب مین بھی ۔

دوسرے ۔ سب مذہبون مین روزہ کی فضیلت کا صریح
اقرار ہے اور روزہ داری اور بے روزہ داری
مین بھی تفاوت ہے کہ کھانا پینا اور جسمانی لذتون
کو حاصل کرنا یا ان سب باتون سے مطلق جدا رہنا
مگر غریبون کا پلاؤ چھوڑکر سوکھی روٹی کھانا روزہ
داری نہین ہے یا بیمار کو آدھی خوراک پر اکتفا کرنا
روزہ داری نہین ہے پس یہ روزہ داری ہر سال
ایک مہینے تک سوا مسلمانون کے اور کسی فرقہ مین
رائج نہین پس اگر روزہ رکھنا ہر فرقہ کے اقرار
سے عبادت ہے تو یہ عبادت مسلمانون کا خاص حصہ
ہوا نہ یہ کہ کسی اور مذہب والے کا بھی ۔

تیسری ۔ خیرات اگر سخاوت سب مسلمانون کی بھی اور
سب مذہب والون کی سخاوت کے مانند ہے تو ہر سال
اپنے مال کا چالیسوان حصہ خیرات کرنے مین اور کسی
مذہب مین بھی یعنے اور مذہبون کا اگر کوئی شخص بے عزت ہو تو
ممکن ہے کہ اپنے ناموس کی حفاظت سے ہمیشہ بے پروا
رہے مگر مسلمانون مین اگر کوئی بے عزت ہو تب بھی
ممکن نہین کہ اپنے ناموس کی حفاظت سے بے پرواہی
کرے اور مسلمان بنا رہے ۔

پانچوین ۔ نشہ اگر نشہ بازی ہر فرقہ اور مذہب مین کمال
ناپسند ہے اور ہر شئی کی قلت بھی لوگون کو عادت
ہو جانے اور ترقی کرنے کا ضرور سبب ہو جاتی ہے
تو اوسکا ایک قطرہ تک حرام ہونے کی تعلیم سوا اسلام
کے اور کسی مذہب مین نہین ہے ۔

چھٹے ۔ حضرت عیسیٰ کی نبوت کا تو عیسائی اور مسلمان
دونون فرقے اقرار کرتے ہین چنانچہ عیسائیون مین
بھی حضرت عیسیٰ کو نبی اور بادشاہ اور سردار انام
جانتے ہین (دیکھو عبرانیون کو خط) مگر حضرت عیسیٰ کی
الوہیت کا سوا عیسائیون کے اور کسیکو اقرار نہین
مذہب سے لوگ مسلمانون سے برابر نہین ہین یعنے اور مذہبون
مین اگر کوئی شخص بخیل ہو تو ممکن ہے کہ ساری عمر ایک
کوڑی خیرات نہ کرے مگر مسلمانون مین اگر کوئی شخص بخیل
ہو تو تب بھی ممکن نہین کہ ہر سال اپنے مال کا چالیسوان
حصہ خیرات نہ کرے کیونکہ یہ مذہب اسلام مین تاکیدی
حکم ہے نہ یہ کہ کسی اور مذہب مین بھی ۔

چوتھے پردہ اگر عورتون کو بیگانے لوگون کی نظر سے
بچائے رکھنا ہر قوم اور ملت مین پسندیدہ ہے تو
اوس کا رواج شدت سے سوا محض اسلامی فرقے
مین مذہبی تعلیمات سے ہے نہ یہ کہ اور کسی مذہب مین
بھی یعنے اور مذہبون کا اگر کوئی شخص بے عزت ہو تو
ممکن ہے کہ اپنے ناموس کی حفاظت سے ہمیشہ بے پروا
رہے مگر مسلمانون مین اگر کوئی بے عزت ہو تب بھی
ممکن نہین کہ اپنے ناموس کی حفاظت سے بے پرواہی
کرے اور مسلمان بنا رہے ۔

پانچوین ۔ نشہ اگر نشہ بازی ہر فرقہ اور مذہب مین کمال
ناپسند ہے اور ہر شئی کی قلت بھی لوگون کو عادت
ہو جانے اور ترقی کرنے کا ضرور سبب ہو جاتی ہے
تو اوسکا ایک قطرہ تک حرام ہونے کی تعلیم سوا اسلام
کے اور کسی مذہب مین نہین ہے ۔

چھٹے ۔ حضرت عیسیٰ کی نبوت کا تو عیسائی اور مسلمان
دونون فرقے اقرار کرتے ہین چنانچہ عیسائیون مین
بھی حضرت عیسیٰ کو نبی اور بادشاہ اور سردار انام
جانتے ہین (دیکھو عبرانیون کو خط) مگر حضرت عیسیٰ کی
الوہیت کا سوا عیسائیون کے اور کسیکو اقرار نہین

پس مسلمانون کے دعوے کے صداقت پر تو عیسائی بہی گواہی دیتے ہین مگر عیسائیون کے دعوے کی صداقت پر مسلمان گواہی نہین دیتے اور دعوی وہی سچا ہے جسپر مخالف بہی گواہی دین اور یہ سب وہ باتین ہین جو قرآن ہی سے مستنبط ہین اور جب قرآن کی اتنی باتین سچ ہون تو اور سب باتون کی سچ نہونے کی کوی وجہ نہین ہے۔ ساتوین۔ خدا کی وحدانیت جسطرح قرآن مین انجیل اور صحایف انبیاء اور توریت مین بہی اسی طرح ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲ باب ۲۹) اور عیسائی اور یہودی سب خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہین مگر عقیدۂ تثلیث کو نہ مسلمان سچا بتلاتے ہین اور نہ یہودی پس مسلمانون کے صحت عقیدہ پر تو عیسائی اور یہودی دونون گواہ ہین اور عیسائیون کے صحت عقیدہ پر کوئی خدا پرست فرقہ گواہ نہین ہے ان سات دلیلون سے اسلام کی فضیلت تمام مذہبون مروجہ روئے زمین پر ثابت ہے کہ جن مین سے ایک کا ابطال بہی واقعی طور پر تمام روئے زمین پر کوئی نہین کر سکتا ہے ان کے سوا اور بہی فضایل اسلام مین ہین مثلاً سود لینے کی سخت ممانعت تاکہ مسلمان ترقی مال و دولت کی وجہ سے عاقبت کو بہول نجائین و ممانعت استعمال لباس زر و خالص ابریشم تاکہ زینت دنیا کی شغل مین نہ مستغرق ہون اور تاکید جمعہ و جماعت و پنجوقتہ تاکہ گہر مین بیٹہ کر آرام طلب و سست نہو جائین بہت سے احکام مذہب اسلام مین ہین کہ اور کسی مذہب مین ان کا ذکر تک نہین ہے ایک یہ بہی مذہب اسلام کی فضیلت ہے کہ حسب ارشاد۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ سب مذہبون کے ایمانی و شیعون مین کسی ایک سے واسطے بہی اسقدر صحت کا دعوے نہین کر سکتے ہین جسقدر قرآن مجید کی صحت کا دعوی کر سکتے ہین پس جو خوبیان کہ کسی اور مذہب مین ہین وہ سب اسلام مین موجود ہین اور اکثر خوبیان ہین کہ جو مذہب اسلام کے سوا اور کسی مذہب مین نہین ہین۔

بقیۂ ریویو رسالۂ عدم ضرورت قرآن مؤلفۂ پادری ٹہاکرداس

پہر آپ لکہتے ہین کہ (اور یہ قول کہ پچہلی کتاب پہلی کتاب کو منسوخ کرتی ہے صریح غلط ہے) نقص بیانی سے خالی نہین کیونکہ اگر قایل کی مراد اس قول سے کہ پچہلی کتاب پہلی کتاب کو منسوخ کرتی ہے یہ ہے کہ صرف تنزیل ثانی تنزیل اول کے لئے ناسخ ہے تو بیشک اس قول کا غلط ہونا صریح اور مسلم ہے لیکن جبکہ وہ قایل اس قول کو اس مطلب مین نہین کہتا ہے کہ صرف تنزیل ثانی تنزیل اول کے لئے ناسخ ہے بلکہ یہ سناتا ہے کہ جو پچہلی کتاب ایسی ہے کہ اوس سے پہلی کتاب کا حکم اوٹہہ جائے سو وہ تنزیل ثانی تنزیل اول کو منسوخ کرتی ہے تو بلاشبہ بات سچی ہے کیا مسٹر صاحب کو پولوس کی بات یاد نہین رہی کہ (اگلا حکم کمزور رہتا اس لئے اوٹہہ گیا) پہر آپ لکہتے ہین (کیا سمجہ کی سورتین اور آیتین مدینہ کی آیتون سے منسوخ ہو چکین نہین بلکہ یہ خیال

ایسا نامعقول ہو جیسا اپکا وہ خیال کہ توریت انجیل سے
اور انجیل قرآن سے منسوخ ہوی، جسمین مسٹر صاحب نے
ایک قیاس خلاف مقیس علیہ سے کیا ہے پس یہ سقیط
پذیرائی کے لایق نہین کیونکہ در باب عدم منسوخی سورتون
و آیتون مکی کے آیتون مدینہ سے جب سند لال ہیگ
ہو سکتا ہے کہ جب نسخ کے باب مین اسطرح کہا جائے
کہ صرف تنزیل ثانی واسطے تنزیل اول کے نسخ کرنیوالی
ہے حالانکہ اسطرح کوی نہین کہتا ہے لہذا توریت و
انجیل کی نسبت جو گفتگو ہے وہ دوسری چیز ہے اور
جو حالت مکی سورتون اور آیتون کی ہے وہ اور ہے
اور صداقت معلوم کرنے کے لئے اس بات کی کہ توریت
انجیل سے اور انجیل قرآن شریف سے منسوخ ہوئی۔
کافی ہے کہ ہم اس برہان کو پیش کرین کہ جو شریعت
زمانہ موسوی سے تا زمانہ حضرت یحیٰی تھی اوسی پر
بلا تفاوت ثابت قدم رہنے کے انجیل مین ہدایت
کی گئی ہے یا کہ اوس شریعت کا عہد حضرت عیسیٰ کے
مبعوث ہونے پر ختم ہو چکے ہی کی تعلیم دی گئی اور انجیل
نئی عہد کی شریعت نہ لائی گئی ہے لیکن قطع نظر اقوال
پولوس وغیرہ کے خود انجیل مثلاً متی ۹ باب کی آیت
۱۶ و ۱۷ سے مسلم ہو چکا ہے کہ جو شریعت توریت کے
عہد کی تھی اوس کا دور تمام ہوا اور بجائے اوس کے
شریعت انجیل کا نیا عہد قایم ہوا اور جب یہ تسلیم کر لیا
گیا ہے تو لازم ٹھہرا کہ حضرات نصاری معزز ہوین
کہ انجیل سے توریت منسوخ ہوئی کیونکہ توریت شریعت
بیان کرنے کے لئے نازل ہوی اور اوسپر راستی

سے چلنے والون کے لئے نجات کی خوشخبری دینے والی
اور نہیر سے چلنے والون کے واسطے غضب الٰہی سنانے
والی کی گئی تھی لیکن انجیل نے اس منصب کو اپنے جانب
متوجہ کر لیا۔ دیکھو شہادت حضرت مسیح کو متلاہ ارباب
یوحنا کی آیت ۳ سے کو (اب تم کلام کے سبب جو مین نے تمہین
کہا پاک ہو) یا مثلاً پولوس کا قول رومیون کے خط ۱
باب آیت ۵ مین (کیونکہ موسیٰ اوس راستبازی کا جو
شریعت سے ہے یون ذکر کرتا ہے کہ جو آدمی اون (حکمون)
پر عمل کرے اون سے جیئیگا) بالجملہ یہ منصب جیسے توریت
سے انجیل کے طرف متوجہ ہوا تھا اوسی طرح خدائے تعالیٰ
نے اوسے قرآن شریف کے طرف پھیر دیا جسمین آسمان
کی بادشاہت کے تینون پیمانون کا خمیر ہو گیا جس سے
سارا کتاب الٰہی نازل ہونے اور سچے نبی برپا ہونے
کا سلسلہ ختم ہوا کیونکہ ہدایت رسانی کا درجہ کمالیت
کے مرتبہ کو پہونچا دیکھو متی ۱۳ باب آیت ۳۳۔

قولہ اب غور فرمائیے اور جانئے کہ اگلی کتابون کی اکثر
آیتین منسوخ نہین ہو سکتین الخ۔

الجواب سلمنا کہ توریت و انجیل مین ایسی ہی باتین
مذکور ہین جو درصورت ثابت ہو جانے اس بات کے
کہ وہ تنزیل الٰہی کے متفاوت نہین ہوئین منسوخ نہین
ہوئین اور نہو سکتی ہین جیسے خدائے تعالیٰ کی پاک ذات
و صفات کا بیان اور تاریخی امور اور پیشین گوئیان
کہ مسٹر صاحب اس جگہ اون کو پیش کر کے توریت و انجیل
کی منسوخیت سے منکر ہوتے ہین مگر واضح رہے کہ ان
فقرات سے مسٹر صاحب کا انکار درست نہین ہو سکتا

تیونکی بنیاد تثلیث سے توریت و انجیل نزول ہے قرآن
شریف کے منسوخ ہوئین اور اہل اسلام یہود و نصاریٰ
کو اون کا نسخ سناتے ہین وہ یہ ہے کہ توریت و انجیل کے
مطالعہ کی فرضیت اور اون کے پڑہنے کا وجوب باقی
نہین رہا اپنے نہایت کو پہونچا امور تشریعی خواہ ارتسم
اخلاق و عادات ہون خواہ از قسم اعمال و عبادات
اون کے دریافت کرنے کا مدار بائبل سے اوتہہ گیا اور
قرآن شریف کو خدائے تعالیٰ نے یہ منصب دیا پس جو
کچہ قرآن شریف کا محکم بیان سکہلاتا ہے سچے دل سے
اوس کا فرمان بردار رہونا فرض ہے اور اوس سے
منکر ہونا کفر۔ سو اس طریق سے توریت و انجیل کا منسوخ
ہونا ہرگز ممنوع نہین بلکہ واقع ہے اور تاریخی واردات
و پیشین گوئیان اور خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات
کے بیان کو نسخ کے منع مین مسٹر صاحب کا لکہنا خارج از
بحث گفتگو ہے۔ ہان یہ بات کہ جب توریت و انجیل
تحریفی حالت مین آچکی ہے تو کس طور پر معلوم کر سکتے
ہین کہ ان مین فلانی بات تنزیل سے متفاوت نہین
ہوئی ہے۔ سو اس کے نسبت پہلے گذارش ہو لیا ہے
کہ قرآن شریف کی طرف توجہ کیجاویگی کہ آیا وہ بات اصول
قرآنی کے مخالف تو نہین ہے کیونکہ جو مخالف نہین وہ
موافق اور مصدق قرآن مین بیہ مین داخل ہے دیکہو
حضرت مسیح کا قول مرقس ۹ باب آیت ۴۰ (جو ہمارا مخالف
نہین ہمارے طرف ہے) لہذا ثابت ہوا کہ جو کچہ توریت
و انجیل کے مضامین تنزیلی کہی پر ثابت یا اوس سے محرف
خدائے تعالیٰ کی گواہی سے معلوم ہو سکتے ہین وہ

شہادت قرآنی سے معین ہو سکتے ہین اس بنا پر ہی لب
لباب اتباع قرآن شریف ہی ٹہہرا۔ باقی آیندہ۔

ایک عیسائی اور محمدی کی بات چیت

جناب اڈیٹر صاحب اخبار منشور محمدی۔ بعد ما وجب اظہار
سے منشور محمدی مین چند سطرون کی تکلیف دیجاتی ہے۔
ایک دن عیسائی اور محمدی مین مسئلہ نجات اخروی
کے بارے مین جو کچہ بات چیت ہوئی جو ہدیہ ناظرین
اخبار کیجاتی ہے۔ محمدی جناب بابو صاحب اور مسئلے
تو ہمیشہ ہوتے ہی ہین آپ براہ مہربانی صرف نجات
اخروی کے وسائل پر آج گفتگو کرین کیونکہ اس نجات
کے خاطر انسان مذہب اختیار کرتے ہین۔ جواب عیسائی
بہائی صاحب بات تو آپ خوب دریافت کرنا چاہتے
ہین ذرا آپ دل لگا کر سنئے اول ہی اول حضرت آدم
علیہ السلام نے جو باغ عدن مین خطا کی یعنے منع کئے
ہوئے پہل کو اپنی عورت یعنے حوا کے ساتہ کہایا اس
پہل کے کہانے سے حضرت آدم علیہ السلام گنہگار ہوگئے
اس گناہ کی حالت مین ہم تمام بنی آدم جو پیدا ہو چکے
اور پیدا ہوئے موجود ہین اور جو پیدا ہون گے
سب کے سب گنہگار ہوگئے کیونکہ تمام بنی آدم حضرت
آدم کے وجود مین بالقوہ موجود تہے جیسے آم کی گٹہلی
مین تمام آم کا درخت مع تمام شاخون اور پتون کے
موجود ہوتا ہے تو ان گنہگارون کی نجات کے
لئے خدا نے حضرت مسیح کے وجود مین اوتار لیا اور
تمام گنہگارون کی خاطر اپنی جان دی اور اپنے

پاک لہو سے ہم گناہگارون کے گناہ دہوڈالے اب سوال
یسوع ناصری سے کوئی انسان تمام جہان مین جو بنی آدم
کی نجات کا وسیلہ ہو یا مانا جاوے یا یا نہین جانتا الخ
محمدی جناب بابو صاحب نے آپ نے تقریر مذکورہ
بالا مین کئے امر ارشاد فرمائے ہین۔ اول حضرت آدم
علیہ السلام کا گنہگار ہونا۔ دوم تمام بنی آدم کا گنہگار
ہونا حضرت آدم کے گناہ کے سبب سے۔ سوم خداوند
تعالیٰ کا حضرت مسیح کے وجود مین اوتار لینا۔ چہارم
تمام گنہگارون کی خاطر حضرت مسیح کا مارے جانا۔
اب ہر ایک امر کا جواب ہمارے طرف سے سنئے امر اول
حضرت آدم علیہ السلام کا گنہگار ہونا اس امر کے جواب
مین ہم اہل اسلام حضرت آدم علیہ السلام کو گنہگار
نہین جانتے کیونکہ جو خطا حضرت آدم علیہ السلام نے
بہشت مین کی جسکا ذکر سورۂ بقر رکوع ۴ مین ہوا
ہے وہ خطا حقیقت مین خطا نہین بلکہ وہ آدم علیہ السلام
کی بھول تھی جیسیکہ سورۂ طٰہٰ رکوع ۶ مین اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ آدم ہمارا عہد بھول گیا دیکھئے بھولجانے
کو گناہ نہین کہتے بلکہ گناہ قصداً اور جان بوجھکر
ہوا کرتا ہے چنانچہ پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب
طریق الحیات مطبوعہ ۱۸۶۷ء کے صفحہ ۲۲ مین فرماتے
ہین کہ گناہ کا انجام اور ظہور تین شرطون پر منحصر
ہے پہلی یہ کہ شریعت مقرر ہو دوم آدمی اسے جانے
سوم وہ فاعل مختار ہو دیکھئے جانتا جو شرط فروری
ہے وہ بھول کی ضد ہے کیونکہ جہان جانتا ہے وہان
بھولا نہین اور جہان بھول ہے وہان جانتا نہین۔

الغرض از روئے قرآن شریف حضرت آدم علیہ السلام گنہگار
نہ تھے اگر آپ یہ اعتراض کرین کہ حضرت آدم نے تو بھولکر گناہ
گناہ کیا پھر خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم کو کیون جنت سے
نکالا یا تو اوسکے جواب مین ہم یون کہتے ہین کہ جنت سے
نکالنا حضرت آدم کے گناہ سے علاقہ نہین رکھتا دلیل اسپر
یہ ہے کہ اول جو حضرت آدم علیہ السلام کو جناب باریتعالیٰ
نے داخل بہشت کیا تھا تو کون سے عمل کے بدلے داخل
بہشت کیا تھا صرف بدون کسی نیک عمل کے خداوند تعالیٰ
نے اپنی خوشی سے داخل بہشت کیا تھا تو خروج بہشت بھی
کسی گناہ کی سزا نہین ہو سکتا۔ باقی رہا پھر کیون آدم
علیہ السلام جنت سے نکالے گئے اس کے جواب مین ہم کہتے
ہین کہ آدم علیہ السلام مین جو بھولکر گناہ کرنے کا مادہ تھا
اوسکی اصلاح کرنی خداوند کریم کو منظور تھی اور وہ اصلاح
بدون عہدۂ پیغمبری کے غیر ممکن ہے اسلئے حضرت آدم علیہ السلام
کو خداوند کریم نے جنت سے نکالکر زمین پر آباد کیا اور یہیں
اولاد ہونے لگی جب بموجب قول مفسر معالم تنزیل کے قریب
بیس ہزار کے مرد و عورت زمین پر پیدا ہو گئے تو خداوند
کریم نے انکی طرف حضرت آدم علیہ السلام کو پیغمبر مقرر کیا
پھر بعد خلعت نبوت کے حضرت آدم علیہ السلام نے کوئی
خطا قصداً اور بھول کر بھی نہین کی اگر آپ کو معلوم ہے
تو آپ پیش کرین اور پھر ہم سے جواب لین۔ باقی آیندہ

تصحیح

منشور محمدی نمبر ۳ جلد ۱۸ مطبوعہ ۲ محرم کے صفحہ ۳ سطر ۲۰
۲۱ مین غلطی سے بوساطت جناب منشی محمد نجم الدین احمد صاحب
لکھدیا گیا ہے حالانکہ وہان پر بوساطت جناب منشی محمد نصیر الدین احمد صاحب

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔